Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — ربوہ — یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۲۸/۶۳ | ۱۰ شعبان ۱۳۹۴ھ ۲۹ ظہور ۱۳۵۳ ہش ۲۹ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۹۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جیسا کہ کل اطلاع شائع ہو چکی ہے طبیعت دورانِ سر کی تکلیف شروع ہونے کے باعث ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

قربِ الٰہی کیلئے تمام اَحکام پر عمل کرنا ضروری ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ مارچ ۱۹۳۹ء میں فرمایا:۔

"میں نے بارہا بتایا ہے کہ صرف نمازیں پڑھنے سے خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا قرب انسان کو حاصل ہو سکتا ہے حقیقی دین تو ایک مکمل عمارت کا نام ہے مگر تمہاری حالت یہ ہے کہ تم مکمل عمارت کا فائدہ صرف ایک دیوار سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تم خود ہی بتاؤ اگر کسی قلعہ کی تین دیواریں توڑ دی جائیں اور صرف ایک دیوار باقی رہنے دی جائے تو کیا اس ایک دیوار کی وجہ سے اس قلعہ کے اندر رہنے والا محفوظ رہ سکتا ہے۔ یقیناً جب تک اس کی چاروں دیواریں مکمل نہیں ہوں گی اس وقت تک اس قلعہ کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرب محض نمازوں کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اور جس قدر احکام اسلام میں ہیں ان سب پر عمل کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اگر تم نمازیں تو پڑھتے ہو لیکن تم میں جھوٹ کی عادت ہے یا نمازیں تو پڑھتے ہو مگر روزے نہیں رکھتے یا روزے تو رکھتے ہو مگر زکوٰۃ نہیں دیتے یا زکوٰۃ تو دیتے ہو مگر مالدار ہونے کے باوجود اور سفر کی سہولت ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے۔ یا تم نمازیں بھی پڑھتے ہو۔ روزے بھی رکھتے ہو۔ حج بھی کرتے ہو۔ مگر کسی غریب کا مال ظالمانہ طور پر کھا جاتے ہو تو تمہارا یہ امید کرنا کہ تمہاری نمازیں۔ تمہارے روزے اور تمہارا حج تمہیں فائدہ دے نادانی ہے کیونکہ تم اپنی روحانی عمارت کو چاروں گوشوں سے مکمل نہیں کرتے۔ تم اگر ایک طرف پچاس فٹ چوڑی دیوار بھی کھڑی کر دیتے ہو تو وہ تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتی لیکن اگر تم چار اینچ کی دیوار چاروں طرف بنا کر اس پر چھت ڈال لو تو وہ عمارت تمہیں سردی گرمی سے محفوظ رکھ سکتی اور خطرات سے بچا سکتی ہے۔"

(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد رسول اللہؐ کے نہیں ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے

(۱) "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔" (ایام الصلح ص ۸۶، ص ۸۷)

(۲) "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہلسنت کے قائل ہیں۔" (کتاب البریہ حاشیہ ص ۸۳)

(۳) "ہم اپنی پوری تحقیق کی رُو سے (آنحضرتؐ کو) سید المعصومین اور اُن پاکوں کا سردار سمجھتے ہیں جو عورت کے پیٹ سے نکلے اور اس کو خاتم الانبیاء جانتے ہیں کیونکہ اُس پر تمام نبوتیں اور تمام پاکیزگیاں اور تمام کمالات ختم ہو گئے۔" (آریہ دھرم ص ۸۱، ص ۸۲)

(۴) "ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء ص ۶)

(۵) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام سے افضل اور بہتر تھے یہاں تک کہ آپؐ پر سلسلہ نبوت اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا یعنی تمام کمالاتِ نبوت آپؐ پر طبعی طور پر ختم ہو گئے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۳)

(۶) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپؐ خاتم الانبیاء ہیں۔" (چشمۂ معرفت ص ۸۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ر ماہ ظہور ۱۳۵۳ھش

غیر معمولی نصرتِ الٰہی کی تمہید

اللہ تعالیٰ نے اس امر پر قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے اور بار بار روشنی ڈالی ہے کہ جب بھی اُس نے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث کیا لوگوں نے اس کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ اُس کا اور اُس کے ساتھیوں کا مذاق اُڑایا، انہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیں، اذیتیں پہنچائیں اور انسانیت سوز مظالم روا رکھے۔ حتیٰ کہ یہاں تک جبر کیا کہ انہیں یہ الٹی میٹم دیا کہ ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں ملک سے نکال باہر کریں گے۔ ہمارے اس غیظ و غضب اور اس ظلم و ستم سے تم صرف اسی صورت میں بچ سکتے ہو کہ تم جس صداقت کو لے کر آئے ہو اُسے ترک کر کے ہمارے مسلک پر واپس آجاؤ۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے سنگسار کرنے کی دھمکی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَھُوْا لَنَرْجُمَنَّکُمْ وَلَیَمَسَّنَّکُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (یٰس آیت ۱۹)

کفار نے کہا ہم تو تمہارا اپنی طرف آنا منحوس قرار دیتے ہیں اگر تم اپنی ان باتوں سے رکو گے نہیں تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

اور اسی طرح ملک سے نکال باہر کرنے کی دھمکی کے ضمن میں فرمایا:۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِھِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ۭ (ابراہیم آیت ۱۴)

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہوں نے (اپنے زمانہ کے) رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم (مجبور ہو کر) ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ گے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ حقیقی مومنوں کو ان کے مخالفین کی طرف سے ضرور اذیتیں دی جاتی ہیں اور ایک عرصہ تک وہ ان اذیتوں میں سراسر ظلم کی راہ سے اس درجہ اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں کہ انہیں اپنے درمیان سے نکال باہر کرتے حتیٰ کہ جان سے مار ڈالنے کے منصوبے بنانے لگتے ہیں اور بعض کو مار بھی ڈالتے ہیں وہاں اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم بحیثیت مجموعی حقیقی مومنوں کو ان کی دعائیں قبول کرتے ہوئے ان کے مخالفین کے مظالم سے نجات دے کر ضرور بچا لیتے ہیں اور اس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں اپنی سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ (یونس آیت ۱۰۴)

ہمارے ذمہ (خود اپنا قائم کیا ہوا) ایک حق ہے کہ ہم مومنوں کو ضرور بچا لیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنی خاص تائید و نصرت سے نواز کر انہیں مخالفین کی طرف سے پہنچائی جانے والی اذیتوں اور ڈھائے جانے والے مظالم سے نجات عطا کرتا ہے اور نہ صرف انہیں بچا لیتا ہے بلکہ مظالم ڈھانے والوں سے انتقام بھی لیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو عطا ہونے والی غیر معمولی نصرت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِھِمْ فَجَآءُوْھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

(الروم آیت ۴۸)

اور ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے تھے پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشان لے کر آئے اور ہم نے مجرموں سے مناسب بدلہ لیا اور (کیوں نہ ہم ایسا کریں جبکہ) مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

ان جملہ آیات پر یکجائی نظر ڈالنے اور ان پر غور کرنے سے تین باتیں خاص طور پر عیاں ہوتی ہیں:۔

پہلی بات یہ ہے کہ حقیقی مومنوں کے مخالفین انہیں ضرور اذیتیں دیتے ہیں اور جوں جوں ان کی مخالفت شدت پکڑتی جاتی ہے ان کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم بھی شدید سے شدید تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے کیونکہ ان کی مدد کرنا اس نے اپنے پر فرض کیا ہوا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بالآخر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے ذریعہ مومنوں کو ان تکالیف اور اذیتوں سے نجات دے کر رہتا ہے کیونکہ ان کی مدد کرنے کی طرح اس نے مومنوں کو ہر قسم کے ہموم و غموم، مشکلات و مصائب اور مظالم سے نجات دینا بھی اپنے پر فرض کر رکھا ہے۔

اس سے ایک لازمی نتیجہ کے طور پر یہ امر بھی ثابت ہوتا ہے کہ جوں جوں مخالفت شدت اختیار کرتی ہے اور مشکلات و مصائب اور اسی طرح اذیتوں اور مظالم میں اضافہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ بھی اپنی نصرت کو اُسی قدر بڑھاتا چلا جاتا ہے اور اس طرح مومنین خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی معجزانہ تائید و نصرت کے نتیجہ میں درجہ بدرجہ ہر قسم کے ہموم و غموم، مشکلات و مصائب اور ظلم و جور سے بچتے اور محفوظ ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح اپنے خداداد مشن کی تکمیل میں آگے ہی آگے بڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ انہیں ان کی منزلِ مقصود پر پہنچا دیتا ہے یہی اللہ تعالیٰ کی یہ ایک سنّت ہے کہ مخالفت کی شدت کے مطابق نصرت کے لئے اس کی غیرت جوش میں آتی ہے اور وہ ہر مرحلہ پر مخالفوں کو ناکام اور مومنوں کو کامیابی سے ہمکنار کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک مرحلہ پر مخالفت نے بہت زیادہ شدت اختیار کر لی اور ہر طرف تکذیب کا شور سنائی دینے لگا تو آپؑ نے اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی سنّت کا ذکر کرتے ہوئے کمال طمانیت کے رنگ میں فرمایا:۔

"ان شوروں سے ہم پر کیا رعب پڑ سکتا ہے ہمیں تو یہ سارے شور ایک تمہید معلوم ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی اُس نصرت کی آمد کے لئے جو دیر سے معرضِ التوا میں ہے۔ عادت اللہ ہمیشہ یونہی ہے کہ جب تکذیب شدت سے ہوتی ہے تو غیرت الٰہی بھی اسی قدر نصرت کے لئے جوش مارتی ہے۔ (قبل ازیں) آتھم کے شور پر جو ہماری تکذیب اور اہانت ہوئی خدا تعالیٰ کی غیرت نے بہت جلد لیکھرام کا نشان ظاہر کیا۔ اسی طرح ہم قوی امید رکھتے ہیں کہ یہ شورِ تکذیب پیش خیمہ ہے کسی زبردست نشان کا۔ ممکن ہے کہ کوئی بدقسمت اس شور کے رعب میں آکر کٹ جائے۔ اس کا علاج ہم کیا کر سکتے ہیں اس لئے کہ سنّت اللہ یہی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۸۸-۸۹)

انسانیت کی راہ گزر کا پتہ چلے

اوجِ کمالِ صبر و اثر کا پتہ چلے
لو نامِ مصطفےٰؐ کہ بشر کا پتہ چلے

تاریکیاں گھنی ہیں یہ مانا مگر اے دوست!
ظلمت نہ ہو تو کیسے سحر کا پتہ چلے

موجوں میں ڈوب جا کہ ملے ساحلِ مراد
صحرا میں گُم ہو تا کہ گھر کا پتہ چلے

ٹپکا رہا ہوں اپنا لہو سنگ و خشت پر
شاید کہیں پہ اہلِ نظر کا پتہ چلے

مت پوچھ اُس مسافرِ بے حال کا جسے
اپنی ہی کچھ خبر ہو نہ گھر کا پتہ چلے

اُونچی کرو نظر کہ منازل کا علم ہو
آگے بڑھو کہ راہِ سفر کا پتہ چلے

آؤ ہمارے ساتھ اگر آج تم کو بھی
انسانیت کی راہ گزر کا پتہ چلے

عبدالسلام اختر ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک آرزو اور تمنا

مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دین اسلام کے لئے واقفین زندگی کی ضرورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے خدا اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کی طرف نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو کہ خسارہ کا سودا نہیں بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے۔ ہرگز نہیں فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔ مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جب ہر انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب اسکو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے اور اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ تیرہ سو برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا کیا صحابہ کرام اس وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے۔ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔ بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور مزہ سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ اس میدان میں آئیں۔ میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس ...... لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ پس میں چونکہ خود تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں کہ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی اور میری موت۔ میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیم کی طرح اس کی روح بول اٹھے اسلمت لرب العلمین جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

مذکورہ بالا اقتباس میں حضرت مسیح موعودؑ نے وقف زندگی کی ضرورت اس کی اہمیت اور افادیت پر نہایت عظیم الشان طریق پر روشنی ڈالی ہے احباب جماعت احمدیہ کا یہ فریضہ ہے کہ وہ حضور اقدس کی خواہش اور آپ کی تمنا کو ہمیشہ سامنے مدنظر رکھیں اور اس غرض کے لئے اپنی اولادوں کو اسلام و احمدیت کے لئے وقف کریں۔

موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں جامعہ احمدیہ کھل جائے گا یہ دینی ادارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم فرمودہ ہے جہاں طلباء کو دینی علوم سے روشناس کرایا جاتا ہے اس ادارہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں جماعت کے بچوں کو بھجوانا چاہئے تا وہ حضرت مسیح موعود کے مشن کو کامیابی طور پر پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کر سکیں اور حضور کی خواہش کو پورا کر سکیں اور غلبہ اسلام کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر کے اس کی نشر و اشاعت میں وافر حصہ لے سکیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احباب جماعت کو متعدد بار وقف اولاد کرنے کی تلقین فرمائی ہے حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"وقف کرو اپنے اموال کو وقف کرو اپنے نفوس کو وقف کرو اپنی اولادوں کو خدا اور اس کے دین کے لئے کہ اسی میں تمہاری بقاء ہے۔ تمہارے خاندانوں کی بقاء اور تمہاری اولادوں کی بقاء ہے یہ تمہارا فرض ہے جس کے متعلق قیامت کے روز تم سے سوال کیا جائے گا۔

محض چندے دیکر سمجھ لینا کہ ہم نے اپنی قربانی کا حق ادا کر دیا ہے یہ سوچ اور فکر غلط ہے۔ چندے دینا بے شک اشاعت اسلام کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے محض چندے ہی کافی نہیں بلکہ جانی قربانیوں کی بھی بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ اشاعت اسلام کے لئے مالی اور جانی دونوں قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اسلام کے تقاضوں اور قرآنی تعلیم کا یہی منشاء ہے کہ مالی اور جانی ہر دو جہاد تزکیہ نفس کے لئے لازمی اور ضروری ہیں"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولاد کے وقف کرنے کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"آخر تم کیا سمجھتے ہو کہ دین کی خدمت کا کام کس نے کرنا ہے آمدنی کا سو کھواں حصہ دے کر یا دسواں حصہ دے کر یا پانچواں حصہ دے کر یہ سمجھتے ہو کہ تم نے دین کی خدمت کر لی تو یہ غلط خیال ہے۔ دین کے لئے تمہیں یہ چیز بھی دینی ہوگی اور اپنی جانیں بھی دینی ہونگی اور جانیں دینے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے پیش کرو۔ کیا خدا سے مذاق نہیں کہ تم اس کے دین میں داخل ہو کر پھر دین کی خدمت سے جی چراتے ہو اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہو کیا تم خدا سے مذاق کر کے اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے ہو ...... اگر تم دین کے لئے اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہوگے تو خدا تعالیٰ تمہاری اولادیں شیطانوں کو دے دیگا۔"

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی احباب جماعت کو خدمت اسلام کے لئے وقف تحریک فرمائی ہے۔ پس احباب جماعت کو وقف کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر کما حقہ لبیک کہتے ہوئے اسلام کی اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی زندگی اور پھر اولادوں کی زندگیوں کو وقف کرنا چاہئے تا حضور کی نصیحت کی تعمیل میں جماعت کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے انصار دین میں شامل ہو سکیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور ابدی جنت کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقف زندگی کی روح کو سمجھنے اور پھر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین یارب العلمین

حضرت المصلح الموعود کا اہم ارشاد

"میں آج پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے آگے آئیں اور اس جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اس طرح کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنی جانیں احمدیت کی عزت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آجکل اسلام کو اس کی ضرورت نہیں کہ تلوار اور بندوق سے جنگ کر کے جان قربان کی جائے بلکہ آجکل اپنی جان قربان کرنے کا طریق یہی ہے کہ نوجوان اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے کلمہ کے اعلاء کیلئے صرف کر دیں۔"

(مطبوعہ الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوا اور لاٹری کے بارے میں اسلامی نظریہ

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج جزائر فجی

مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۷۲ء کو ۸½ بجے شام ریڈیو فجی سے لاٹری پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس میں ہندو مذہب، عیسائیت اور اسلام کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ اس موقعہ پر اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے خاکسار نے جو تقریر کی وہ ہدیہ ناظرین ہے۔

برادران! میں اس وقت بیان کروں گا کہ جوا اور لاٹری کے بارے میں اسلام کیا نظریہ پیش کرتا ہے۔ سو اس بارے میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ لاٹری جوا اور قمار سب ایک ہی چیزیں ہیں جو محض اتفاق پر مبنی ہیں۔ عربی زبان میں اس کے لئے مَیْسِر کا لفظ ہے۔ جو قرآن کریم میں استعمال کیا گیا ہے۔ مَیْسِر کا لفظ یُسْر سے بنا ہے۔ جس کے معنی آسانی اور سہولت کے ہیں۔ جوا اور لاٹری میں چونکہ کوئی محنت اور مشقت نہیں کرنی پڑتی اور بیٹھے بٹھائے انسان کے ہاتھ میں دولت آجاتی ہے۔ اس لئے اس کو مَیْسِر کا نام دیا گیا ہے۔

ہماری مقدس اور پاک کتاب قرآن کریم ہے اس میں اللہ تعالےٰ نے دو آئتیں شراب اور جوئے کے بارے میں نازل فرمائی ہیں۔ پہلی آیت یہ ہے کہ

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا۔

(البقرہ رکوع ۲۷)

یعنی۔ لوگ تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ شراب اور جوئے کے بارے میں کیا حکم ہے تو کہہ دے کہ ان کاموں میں بڑا گناہ اور نقصان ہے اور لوگوں کے لئے ان میں کئی فائدے بھی ہیں۔ لیکن ان کا گناہ اور نقصان ان کے فائدے سے بہت بڑا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت میں ہمیں یہ پُرحکمت قاعدہ اور اصول بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کسی کام میں فائدہ زیادہ ہو اور نقصان کم تو اسے ضرور اختیار کر لیا کرو۔ اور اگر نقصان زیادہ ہو اور فائدہ کم تو اسے کبھی اختیار نہ کرو۔ اور ساتھ ہی ہمیں بتادیا گیا ہے کہ شراب اور جوئے میں نقصان تو بہت ہی زیادہ ہے اور اس کے مقابلہ میں فائدہ بہت ہی کم ہے۔ اس لئے تم اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

اس بارے میں قرآن کریم کی دوسری آیت یہ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

(المائدہ رکوع ۱۲)

یعنی، شراب، جوا۔ بت اور تقسیم کے تیر یعنی لاٹری ناپاک اور شیطانی کاموں میں سے ہیں۔ پس تم ان سے دور رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے اور اللہ کے ذکر سے اور نماز سے تم کو روک دے۔ اب کیا تم ان باتوں سے رک سکتے ہو۔ اور اللہ کی بھی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی بھی اطاعت کرو۔ اور ہوشیار رہو۔ اگر تم باوجود سمجھانے کے پھر جاؤ تو خوب یاد رکھو کہ ہمارے رسول کا فرض صرف یہی ہے کہ تم کو کھول کھول کر پہنچا دے۔

قرآن کریم کی اس آیت میں شراب جوئے اور لاٹری کو قطعی طور پر منع کر دیا گیا ہے۔ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالےٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا تو اس وقت عرب کے ملک میں جوا اور لاٹری بھی بڑی کثرت سے پھیلی ہوئی تھی چنانچہ جب کوئی بڑی دعوت کرنی ہوتی تو رؤسا مل کر جوئے کے لئے لاٹری ڈالتے جو ہار جاتا اس پر سارا خرچ ڈال دیتے۔ اسی طرح جنگوں کے موقعوں پر وہ قرعہ ڈالتے۔ اور جس رئیس کا نام نکل آتا اس کا فرض قرار دیا جاتا کہ وہ لشکر کے کھانے پینے کا انتظام کرے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو جوا اور لاٹری سے منع کر دیا۔

لاٹری اور جوا ایک خطرناک مرض ہے۔ جوا باز کو مال فضول طور پر ضائع کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اس کے پسینہ کی کمائی نہیں اور اس کے کمانے میں اسے کوئی محنت نہیں کرنی ہوتی۔

غرض جوا لاٹری اور قمار بازی ان خطرناک چیزوں میں سے ہیں۔ جو قوموں کی کامیاب زندگی کو تباہ کرنے والی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ جو دولت کمائی جاتی ہے اس میں محنت اور ہنرمندی کا کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ محض اتفاق اور CHANCE پر اس کا دارومدار ہے جو نہ صرف قومی اخلاق کے لئے تباہ کن ہے بلکہ ملک میں دولت کی ناواجب تقسیم کا موجب بھی ہے۔ دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ اور سوسائٹی کا امن برباد ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے اسے قطعی طور پر منع کر دیا۔

انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس میں "GAMBLING" یعنی جوا کے لفظ کے ماتحت اس کے بہت سے نقصانات بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"جوا لازمی طور پر انسانی معاشرہ کا دشمن ہے۔ خطرناک قسم کی خود غرضی پیدا کرتا ہے۔ اخلاق کے تنزل کا باعث بنتا ہے۔ یہ ایک ایسی عادت ہے جس کے ساتھ وحشت و بربریت لازم و ملزوم ہے۔ یہ لالچ اور طمع کا بہروپ ہے بغیر قیمت ادا کئے دوسرے کی ملکیت کو حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ باہم مل کر چوری کرنے کی ایک قسم ہے۔ یہ انسان کی ساری توجہ کمانے پر مرکوز کر دیتا ہے اور زندگی کے اعلیٰ مقاصد سے اسے دور کر دیتا ہے۔ یہ حرص و آز کی پیداوار ہے اور اس کے نتیجہ میں سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ محض ایک اتفاق ہے۔

ایک شخص کی دولت و ملکیت دوسرے کو حاصل ہونے کی جائز صورتیں تین ہیں۔ اوّل۔ بطور ہدیہ و تحفہ۔ دوم بذریعہ محنت و مزدوری۔ سوم بذریعہ تبادلہ اشیاء۔ GAMBLING اور جوا ان تینوں صورتوں سے باہر ہے۔"

قرآن کریم کے ایک حکم کو بھی ٹالنا قابلِ مواخذہ ہے

"یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو۔ اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھو۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۳۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے

زرّیں ارشادات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

- ہمارے لئے ایک لمبے عرصہ کے بعد قرآن کریم کی کھڑکیاں دوبارہ کھولی گئی ہیں۔
- ہمارے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کے علوم نہ صرف خود سیکھیں بلکہ دوسروں کو بھی سکھائیں۔
- اس کے علوم کا خزانہ نہ ختم ہونے والا ہے۔
- ہمارا یہ فرض ہے کہ اب ہم اس نعمتِ عظمیٰ کو ضائع نہ ہونے دیں تا وہ اندھیری راتیں جو پچھلے زمانہ میں اسلام پر گذری ہیں وہ آئندہ تا قیامت اسلام پر نہ آئیں۔
- یہ نعمت ہماری ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتی چلی جائے۔
- قرآن کریم سے اتنا پیار کرو کہ اتنا پیار تمہیں دنیا کی کسی اور چیز سے نہ ہو۔
- ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔
- قرآن کریم کی قدر کریں اور اس کی عظمت کو اپنے دلوں اور اپنے ماحول میں قائم کریں۔ اس کی بلندیوں تک پہنچنے کا اپنے آپ کو اہل بنائیں۔
- اللہ تعالیٰ قرآن کریم سے پیار کرنے کے نتیجہ میں آپ سے پیار کرنے لگ جائے گا۔
- جب ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں آپؐ کی ہر خواہش کو پورا کرنا ہوگا۔
- آپؐ نے ہم سے یہ خواہش کی ہے کہ قرآن کریم پر اُسی طرح عمل کریں جس طرح آپؐ نے عمل کر کے دکھایا ہے۔
- ہر قسم کی خیر قرآن کریم سے ہی مل سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کے علوم سے زیادہ سے زیادہ بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مرسلہ:۔ سردار عبدالحق صاحب شاکر۔ ربوہ)

گمشدہ بٹوا

مورخہ ۲۶ کو سرگودھا ایکسپریس پر چنیوٹ کی جانب والے اندرونی سگنل کے نزدیک سوار ہوتے ہوئے خاکسار کا بٹوا جیب سے گر گیا ہے جس میں کچھ رقم تھی۔ اگر یہ بٹوا کسی دوست کو ملا ہو تو مون لائٹ جنرل سٹور گول بازار ربوہ کو پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(عطاء اللہ امیر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

آسامیاں خالی ہیں

انگریزی ادویات بنانے کی مشہور فیکٹری میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں خواہشمند حضرات فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(۱) ایک فارماسسٹ (PHARMACIST) جو انگریزی دوا سازی کے کام میں بہت مہارت اور کافی تجربہ رکھتا ہو۔ کم از کم تعلیم بی فارمیسی (B. PHARMACY) ضروری ہے منتخب شدہ امیدوار کو آزادانہ طور پر (INDEPENDENTLY) کام کرنا پڑے گا لہذا صرف وہی صاحب اس آسامی کیلئے درخواست دیں جو واقع اور حقیقی معنوں میں اس کام کو کرنے کے اہل ہوں۔ تنخواہ قابلِ گفت و شنید ہے۔

(۲) ایک محنتی اور تجربہ کار الیکٹریشن۔ جز وقتی کام کرنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) ایک تجربہ کار، محنتی اور دیانتدار مکینک (MECHANIC) جس نے پہلے بھی کسی انگریزی دوا ساز فیکٹری میں کم از کم ۵ سال کام کیا ہو اور اس کام میں خوب مہارت رکھتا ہو۔

(۴) ایک بی۔ ایس سی (B. Sc) سیکنڈ ڈویژن لڑکی جو ادویات ساز فیکٹری کی تجربیاتی لیبارٹری میں بطور اسسٹنٹ کام کر سکے۔ تجربہ ہونا ضروری نہیں۔ منتخب شدہ امیدوار اگر پسند کرے تو کھانے اور رہائش کا انتظام کمپنی کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ جہاں کام کرنا ہے وہاں قریباً ایک سو لڑکی پہلے سے کام کرتی ہے۔

پتہ:۔ شفا میڈیکو۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۔ لاہور

میری والدہ مرحومہ

(مکرم عطاء اللہ صاحب مہر فزیو تھراپسٹ ایم سی ایس پی۔ لنڈن)

میری والدہ محترمہ الحاجہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ الحاج اللہ بخش صاحب ریلوے گارڈ خانیوال مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۷۴ء بمقام احمد نگر ضلع جھنگ وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ایک لمبے عرصہ سے عارضہ برونکی ایکٹیسس Bronchiectasis سے بیمار تھیں۔ اخیر عمر میں دو ایک اور عارضے بھی لاحق ہوگئے۔ آپ بھیت پور ضلع ہوشیارپور میں ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئیں۔ بچپن میں والد کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اپنے بھائی میاں عزیز دین صاحب مرحوم کے پاس ہی رہیں اور گھر کے ماحول کے مطابق نہایت سادہ زندگی بسر کی اور والدہ کی نیک تربیت سے بہت کچھ حاصل کیا۔ بچپن میں ہی جب ان کی والدہ بچوں کو قرآن شریف پڑھاتی تھیں تو یہ بھی اکثر ہاتھ بٹاتی تھیں۔

عارضی طور پر جب بھیت پور (ہوشیارپور) میں تحریک جدید کے زیر اہتمام تبلیغی مرکز ۱۹۳۲ء میں قائم ہوا تو (مجاہدین) واقفین عارضی کا قیام ان کے ہاں ہی ہوتا کیونکہ اور کوئی احمدی گھرانہ اس علاقہ میں نہ تھا۔ تو والدہ صاحبہ کو بھی واقفین کی بہت خدمت کا موقع ملا۔ گھر میں روٹیاں پکانے کا کام اکثر ان کے سپرد ہوتا جو بہت شوق سے بجا لاتیں۔ سلسلہ کے کاموں میں بہت شوق اور سرگرمی سے حصہ لیتی رہیں۔ آپ نے ایک لمبے عرصہ تک لگاتار (تا وفات) صدارت لجنہ اماء اللہ خانپور کے عہدہ پر کام کیا اور باقاعدہ اپنے ہاں لجنہ کا پندرہ روزہ اجلاس اہتمام سے منعقد کرواتیں۔ خدا تعالیٰ پر بہت توکل تھا۔ اکثر اولاد چھوٹی عمر میں فوت ہوتی رہی لیکن ہمیشہ کامل صبر کا نمونہ پیش کیا۔ نمازوں اور قرآن شریف کے پڑھنے کی خاص پابند تھیں نیز محلے کے چھوٹے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن شریف بڑے شوق سے پڑھاتی تھیں۔ اکثر جب تک صحت نے اجازت دی نماز تہجد بالالتزام ادا کرتی رہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے سچی خوابیں دکھائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۸ء میں حج اکبر کی توفیق عطا فرمائی۔ سعودی عرب میں آپ کا قیام تقریباً دو ماہ رہا اور اس دوران کئی مرتبہ عمرہ ادا کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی نیز مدینہ منورہ میں آٹھ روز قیام اور نمازیں ادا کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مرحومہ موصیہ تھیں اسلئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ اپنے پیچھے دو لڑکے ایک خاکسار اور ایک چھوٹا بھائی عزیزم بشارت احمد مہر چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ثم آمین۔

شکریۂ احباب

خاکسار ان سب احباب کا تہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے میرے لڑکے محمد الیاس عارف بی۔ اے کی وفات پر میرے گھر تشریف لا کر تعزیت فرمائی یا خطوط کے ذریعہ ہماری دلجوئی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

محمد ابراہیم شاد

چھوڑ چک ۱۱ براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

اعلان داخلہ طبیہ کالج۔ ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر تا فورتھ ایئر کا داخلہ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۷۴ء سے شروع ہو چکا ہے۔

انٹرویو	۹ بجے سے گیارہ بجے تک روزانہ
معیار داخلہ	میٹرک یا ایف۔ اے پاس

لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کی سرشت یہ ہے کہ وہ بڑی سے بڑی مصیبت میں بھی خدا تعالیٰ کے دامن کو نہیں چھوڑتا

وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے خدا کے دامن سے چمٹا رہتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے فضلوں کا وارث بنتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ فروری ۱۹۷۳ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ دنیوی زندگی امتحان اور ابتلاء کی زندگی ہے۔ کبھی ہمارا رب بخشش کرتا، عطا کرتا، دیتا اور دیتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ ہم نے اس کی عطا کو کیسے اور کس رنگ میں خرچ کیا۔ دنیوی نعمتوں کے نتیجہ میں ہمارا دماغ کہیں بہک تو نہیں گیا۔ "دنیا" نے دنیوی متاع کے سبب ہمیں اپنی طرف تو نہیں کھینچ لیا اور اللہ تعالیٰ سے ہمارا بُعد تو نہیں پیدا ہو گیا۔ خدا کے بندے (اگر ساری دنیا بھی خدا کے بندوں کے قدموں میں ڈھیر کر دی جائے) اپنے دل اور اپنی روح کا تعلق اپنے رب کریم سے قطع نہیں کرتے۔

اور کبھی دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ آزمائش بھی آتی ہیں اور خدا تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تکلیف کے وقت میرے بندے مجھ سے منہ تو نہیں موڑ لیتے اور وہ اس وقت ثباتِ قدم دکھاتے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ان حالتوں میں مُهْتَدِی یعنی ہدایت یافتہ وہ شخص یا وہ جماعت ہوتی ہے (یعنی سیدھی راہ پر چلنے والی اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فلاح کو حاصل کرنے والی جماعت) جن پر اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں تسلسل کے ساتھ نازل ہوتی چلی جاتی ہیں اور یہ وہ گروہ ہے کہ جس وقت کوئی مصیبت نازل ہو تو وہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں اور کسی مصیبت سے ڈرتے نہیں۔ جس وقت اللہ تعالیٰ امتحان لیتا ہے اور جس وقت اللہ کا بندہ اس امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے انتہائی کامیابیوں کی بشارتیں بھی ملتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں بھی اس تسلسل کے ساتھ اس پر نازل ہوتی ہیں کہ ایک رحمت اور برکت کے بعد دوسری رحمت اور برکت کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں رہتا اور اللہ تعالیٰ کی صلوات اور اس کی برکتیں اور اس کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح اس پر نازل ہوتی ہیں۔

امتحانوں کے وقت ثباتِ قدم ہمت اور عزم کا کام ہے اور مومن کی تو سرشت ہی یہ ہے کہ دنیا کی ہزار بلائیں نازل ہو جائیں وہ خدا تعالیٰ کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا بلکہ اس سے چمٹا رہتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے۔

اور جس وقت یہ پختگی جماعت میں پیدا ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ امتحان کے ذریعہ اور ابتلاء کے نتیجہ میں اپنی جماعت کو پختہ پاتا اور ان کو ثابت قدم دیکھتا ہے تو پھر قومی لحاظ سے اور (اجتماعی طور پر) یہ ایک ایسی کیفیت اور حقیقت ہے کہ جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی

کہ جو منصوبہ میں نے اس دنیا میں اپنے بندوں کے لئے بنایا اور جس مقصد کے لئے میں نے اپنے انبیاء کو مبعوث کیا اس میں میری جماعتیں ہی کامیاب ہوتی ہیں اور میرا منصوبہ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور اگر ساری دنیا کی طاقتیں بھی مل جائیں اور اکٹھی ہو کر حملہ آور ہوں تو "احزاب" کی ہلاکت کی جو پیشگوئی تھی (اور جس کے پورا ہونے کا نظارہ دنیا نے ایک خاص موقع پر حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے زمانہ میں دیکھا اس موقع کی یاد جب ہمارے سامنے آتی ہے تو وہ نظارہ بھی سامنے آجاتا ہے) وہ پوری ہو جاتی ہے۔ وہ تو اس بات کی ایک علامت ہے کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی جماعت غالب آتی ہے اور ہر وہ طاقت جو اس کی جماعت سے ٹکر لیتی ہے ناکام ہوتی ہے۔"

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۷۳ء ص۲، ص۳)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع

(۱) ربوہ ۲۹ اگست۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پچھلے دنوں سر درد کی تکلیف اور پھر چوٹ آنے کی وجہ سے ناساز رہی۔ سر درد کی تکلیف اب بھی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔

(۲) نیز اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب کی طبیعت آجکل پھر زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی درد و الحاح سے دعائیں کریں۔

درخواستِ دعا

(۱) میرا بھتیجا عزیز محمد اجمل کراچی میں موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ حالت خطرہ سے خالی نہیں جس کی وجہ سے شدید تشویش ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(غلام باری سیف۔ استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲) اہلیہ ام کو ۲۱-۲۲ اگست کی درمیانی رات گر جانے سے سخت چوٹ آگئی۔ بائیں کلائی کی نچلی ہڈی (ہاتھ کے جوڑ کے قریب) ٹوٹ گئی ہے۔ پلستر لگوا دیا گیا ہے جو چھ ہفتہ کے بعد انشاء اللہ کھلے گا۔ بزرگان کرام اور سب بہن بھائیوں کی خدمت میں عاجزانہ ملتمس ہوں کہ اہلیہ ام کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے شافی مطلق سے دعا کریں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد عبد اللہ اعجاز چوک نئی بستی مصطفٰے آباد۔ لاہور)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت محترم نوابزادہ مسعود احمد خان صاحب اور مکرم میر محمود احمد صاحب ابن محترم میر مشتاق احمد صاحب لاہور کو بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۷۴ء بروز جمعرات دوسری دختر عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی پڑپوتی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور نیک اور نیک نصیب بنائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر ۱۹۷۴ء کو کھلے گا۔ تمام طالبات بروقت سکول حاضر ہو جائیں۔

ہیڈ مسٹریس
نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

بجلی کی رَو منقطع ہونے کا سلسلہ جاری ہے

ربوہ ۲۹ اگست۔ یہاں کل بھی تین چار مرتبہ بجلی کی رو بند ہوئی جس کی وجہ سے شدید گرمی کے موجودہ ایام میں لوگوں کو سخت تکلیف اٹھانا پڑی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴